مولانا محمد اسحاق بھٹی ۔ لاہور
رفیقِ اعزازی الحق

چند لمحے مجلس اولیا میں

سعد بن عامر بن خریم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص کا گورنر مقرر کیا۔ اہلِ حمص کو ان سے شکایت پیدا ہوئی اور انہوں نے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر سعد کی علیحدگی کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ یا اللہ! اہلِ حمص کے بارے میں میری فراست کو دھوکا تو نہیں ہوا۔؟ پھر فرمایا کہو، اہلِ حمص تم کیا شکایت لے کر آئے ہو۔؟

انہوں نے کہا۔" یہ گورنر گھر میں بیٹھا رہتا ہے۔ اور اس وقت ہمارے پاس آتا اور گھر سے باہر نکلتا ہے۔ جب سورج بہت اونچا ہو جاتا ہے۔ پھر رات کو یہ ہماری کسی بات کا کوئی جواب ہی نہیں دیتا۔ علاوہ ازیں یہ مہینے میں ایک دن گھر سے مطلق باہر نہیں نکلتا۔ اور ہمارے پاس نہیں آتا۔

حضرت عمرؓ نے حکم دیا۔ کہ سعد کو حاضر کیا جائے۔ جب گورنر حمص اور اہلِ حمص دربار فاروقی میں جمع ہوئے، تو امیر المومنین عمر فاروق نے اہلِ حمص کو مخاطب کر کے کہا، اب اس کے سامنے بتاؤ۔ تمہاری شکایت کیا ہے۔؟

انہوں نے وہی بات دہرائی اور کہا۔" یہ گھر میں بیٹھا رہتا ہے۔ اور اس وقت ہمارے پاس آتا ہے جب سورج بہت اونچا ہو جاتا ہے۔"

حضرت عمر نے سعد سے کہا۔" سعد! بتاؤ اس کا کیا جواب ہے۔؟

سعد نے کہا۔" امیر المومنین! میرے گھر میں کوئی خادم اور نوکر نہیں ہے۔ پہلے میں آٹا گوندھتا ہوں۔ پھر اس انتظار میں بیٹھ جاتا ہوں کہ وہ خمیر چھوڑ دے۔ اس کے بعد روٹی پکاتا ہوں۔ پھر وضو کرتا ہوں۔ اور ان کے پاس باہر آجاتا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے کہا۔" اہلِ حمص! تمہیں سعد سے اور کیا شکایت ہے۔؟

انہوں نے کہا۔" یہ رات کو ہماری کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا۔"

سعدؓ نے جواب دیا۔" میں اس سلسلہ میں کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتا تھا۔ بات یہ ہے کہ میں نے رات کو اپنے اللہ کی یاد کے لئے اور دن کو ان لوگوں کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے۔"

حضرت عمرؓ نے پوچھا" اور کیا شکوئی ہے۔؟

انہوں نے کہا" یہ مہینے میں ایک دن ہمارے پاس قطعی طور سے آتا ہی نہیں۔ اور تمام دن گھر میں بیٹھا رہتا ہے۔ حالانکہ یہ ہمارا محافظ ہے۔"

سعدؓ نے کہا۔" یہ ٹھیک کہتے ہیں۔ معاملہ یہ ہے۔ کہ میرے پاس کوئی خادم نہیں ہے۔ میں خود ہی اپنے کپڑے دھوتا ہوں، پھر انہیں خشک کرتا ہوں، اتنی دیر میں شام ہو جاتی ہے۔"

حضرت عمرؓ نے کہا۔" اللہ کا شکر ہے۔ کہ میری فراست نے اہل حمص کے بارہ میں مجھے دھوکا نہیں دیا۔ تم اپنے گورنر کے لئے بہتری کی دعا کرو۔ پھر عمرؓ فاروق نے سعدؓ کو ایک ہزار دینار بھیجے اور کہا۔ اس سے اپنی ضروریات پوری کرو۔

ہزار دینار دیکھ کر سعدؓ کی بیوی نے شوہر سے کہا۔" اللہ نے ہم کو آپ کی خدمت سے بے نیاز کر دیا ہے۔

سعدؓ نے کہا: کیا ہم یہ دینار اس شخص کو نہ دیدیں جو ہم سے بھی زیادہ ان کا محتاج و مستحق ہو۔

بیوی نے جواب دیا۔" بالکل ٹھیک ہے۔"

پھر انہوں نے اس کے چند حصے کئے اور کہا۔ میں یہ حصہ فلاں شخص کو دے دیتا ہوں۔ یہ حصہ فلاں یتیم لڑکی کے حوالے کر دیئے۔ صرف چند ایک باقی رہ گئے۔ یہ بیوی کے حوالے کر دئے اور کہا، انہیں کہیں خرچ کر ڈالو۔ اور خود کام میں مصروف ہو گیا۔

بیوی نے کہا: کیا یہ بہتر نہیں ہوگا۔ کہ ہم اس سے ایک خادم خرید لیں۔؟

کہا، نہیں، اسے اپنے پاس رکھو۔ تمہارے پاس بہت ہی زیادہ ضرورت مند اور محتاج شخص آئے گا۔ اس کو دے دینا۔

(مروج الذھب جلد۔ ۲ طبع بغداد صـ ۱۹۹)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدائن کے عامل و گورنر تھے۔ یہ صوف کا موٹا کپڑا پہنتے اور بغیر زین کے گدھے پر سوار

ہوتے تھے۔ جَو کی روٹی کھاتے تھے۔ نہایت زاہد اور عبادت گذار تھے۔ جب یہ گورنر مقرر ہوکر مدائن آئے تو سعد بن وقاص نے کہا۔" اے ابو عبداللہ! ۔ کہا، جی ! ۔ فرمایا ان مواقع پر اللہ کو یاد رکھو۔

جب کسی بات کا عزم و ارادہ کرو۔

جب زبان سے کوئی فیصلہ صادر کرنے لگو۔

جب ہاتھ سے کوئی چیز تقسیم کرنے لگو۔

سلمان فارسی نے یہ سنا تو رونے لگے۔

سعد بن وقاص نے کہا۔" کس بات نے تمہیں رونے پر مجبور کیا۔؟

کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آخرت میں ایک گھاٹی ہے۔ اُسے وہی لوگ طے کر پائیں گے جو ساز و سامان کے اعتبار سے ہلکے پھلکے ہوں گے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ ساز و سامان میرے اردگرد بکھرا پڑا ہے۔" لیکن جب ہم نے اس سامان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک دوات، ایک لوٹے اور ایک آبخورے پر مشتمل تھا۔

(مروج الذھب جلد ۲ صہ ۲۰۰)

جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ مقرر ہوئے تو ان کے پاس سالم سدی آئے جو انکے مقرب خاص تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے پوچھا۔ یہ مسندِ خلافت جو میرے سپرد کی گئی ہے، اس پر تم خوش ہو یا اسے نامناسب قرار دیتے ہو۔؟ انہوں نے جواب دیا۔" میں اسے لوگوں کے حق میں تو اچھا سمجھتا ہوں لیکن اسے آپ کی ذات کے لئے غیر موزوں سمجھتا ہوں — یہ سُن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا۔ مجھے یہ خطرہ لاحق ہے۔ کہ میں اپنے آپ کو کہیں ہلاکت میں نہ ڈال لوں۔ سالم سدی نے کہا:" اگر آپ یہ خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ تو بڑی اچھی بات ہے لیکن مجھے یہ خوف لاحق ہے۔ کہ آپ کے دل میں اس خطرہ کا کوئی احساس باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا۔ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ کہا، ہمارے باپ آدمؑ کو ایک ہی غلطی کی بنا پر جنّت سے نکال دیا گیا تھا۔

(مروج الذھب جلد ۳ طبع بغداد صہ ۱۲۰)

حضرت طاؤس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا۔ کہ" اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے تمام تر اعمال اچھے ہوں تو عوام پر نیک لوگوں کو حاکم مقرر کیجئے۔" خط پڑھ کر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا۔

" یہ نصیحت بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔"

(مروج الذھب جلد ۳ صہ ۱۲۰)